شیخ عبدالرحمٰن چشتی رح

از

(جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب ریڈر شعبۂ تاریخ، مسلم یونیورسٹی علی گڈھ)

(۳)

اس کے بعد پاروتی نے مہادیو سے دریافت کیا کہ قادرِ مطلق اس شخص کو اس متبرک اور بابرکت مقام میں پیدا کرے گا یا کسی دیوتا یا انسان کے گھر میں یا وہ خود بخود وجود میں آجائے گا۔ حقیقتِ حال کو بیان کریں۔ مہادیو نے جواب دیا: "اے پاروتی وہ کائنت برہمن (؟) کے صلب سے پیدا ہوگا اور اس میں دریا کے مثل دانش اور عرفان پایا جائے گا۔ اس سے مروارید پیدا ہوں گے۔ اس کی بیوی کا نام اساکھ رکھا تھا۔ وہ تینوں بید (وید) یعنی سام وید، رگ وید اور یجر وید کا مطالعہ کر چکا ہوگا اور چوتھے وید، اتھر وید کو الف لام حروف تک پڑھ کر چھوڑ دے گا، اس کے آگے نہ پڑھے گا۔ شوت اور شونک نے بشست منی سے سوال کیا: "جب اس میں دریا کے مثل عرفان پایا جائے گا تو کلامِ (ربانی) سے وہ کس طرح انکار کرے گا اور چوتھے وید کا مطالعہ صرف الف لام کے آگے کیوں نہ کرے گا؟" بشست نے جواب دیا: "چوں کہ برہما نے چاروں وید خلق اللہ پر ستجگ میں ظاہر کر دیئے تھے یعنی دیوتا و منی عنصری نے لوگوں کو تربیت کی تھی، اور انھیں چاروں ویدوں کو با معنی پڑھا دیا تھا اور انھیں وصیت کی تھی کہ ستجگ کے دور میں وہ رگ سام وید کی تعلیمات کے مطابق عمل کریں۔ دورِ ترتیا میں رگ وید کے مطابق عمل پیرا ہوں اور دواپر میں یجر وید پر عمل کریں۔ کلجگ کے زمانے میں قادرِ مطلق مٹی کے ڈھیلے سے مخلوق

کو جنم دیں گے۔ وہ لوگ اتھرووید کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔ اتھروید میں چار حصے ہوں گے۔ یعنی چار چرن۔ تین حصے آدم اور ان کے بیٹے پڑھیں گے اور چوتھا حصہ جس میں چاروں بیدوں کی تلخیص ہے، مہامت یعنی محمد رسول اللہ علیہ السلام کے علاوہ آدم کی اولاد میں سے کوئی دوسرا شخص اس پر عمل نہ کر سکے گا۔ اگر چوتھی قسم کو کوئی شخص مہامت کی بلا اجازت پڑھے گا، اُسے اس کا کوئی اجر نہ ملے گا۔ لہذا کانت بہو سمجھ یعنی حضرت عبداللہ اپنی دیانت داری کی وجہ سے وید کی چوتھی قسم کا مطالعہ نہ کریں گے کیوں کہ ان کے پاس یہ دوسروں کی امانت تھی اور خدا کے کلام سے انکار کرنا لازم نہیں آتا ہے۔" یہاں تک لبشست کی گفتگو تھی۔ اس کے بعد پھر مہادیو نے کہا: "اے پاروتی۔ وہ اپنی برادری میں بزرگ ہوگا اور اس قبیلے کے تمام لوگ ان کے دروازے پر آئیں گے۔ ان کی اطاعت کریں گے۔ پہلے ان سے تین لڑکے پیدا ہوں گے اور ان کے بعد جب چوتھا لڑکا پیدا ہوگا وہ کسی بھی جاندار سے خوفزدہ نہ ہوگا۔ ان لڑکوں میں سے وہ ہر ایک بہادر اور صاحب عرفان ہوگا۔ اس کا نام مہامت ہوگا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کے طور طریقوں کو دیکھ کر ان کے قبیلے کے لوگ حیران رہ جائیں گے۔ اور ان میں غیر معمولی باتیں دیکھیں گے۔ ستر تن کے آگے انسانوں میں جو پوست پایا جاتا ہے وہ ان میں نہ ہوگا۔ چند سالوں کے بعد جب ان کے داڑھی نکلے گی سر اور داڑھی کے علاوہ ان کے جسم میں کہیں کثرت سے بال نہ ہوں گے کہ انھیں حجام کی ضرورت پڑے۔ جس طور پر ان کے قبیلہ کے لوگ عبادت کریں گے وہ اس طرز پر عبادت نہ کریں گے۔ وہ اپنی قوم کے لوگوں سے کہیں گے کہ "قادر بے چوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے طریقے کے مطابق عبادت نہ کروں میں ذاتِ مطلق کے علاوہ کسی دوسرے فرد کو رجوع نہیں کرتا ہوں اور تم لوگوں کو میری پیروی کرنی چاہیئے۔" ان کلمات کو سن کر ان کے قبیلے کے لوگ ان سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ بیاس منی نے بھاگوت پران میں لکھا ہے کہ "کلجگ کے دور میں مہامت کا جنم ہوگا اور مسلمان لوگ مہامت کو محمد کے نام سے موسوم کریں گے۔ نہ تو ان کے جسم پر کبھی بیٹھی ہوگی اور وہ کثرت سے سفر کریں گے۔ ان میں کثرت سے قوت

جماع ہوگی اور ان پر مادیت کا غلبہ ہوگا۔ وہ نہ تو دنیاوی ملکیت کے متلاشی ہوں گے، وہ دین کی تلاش کریں گے اور جو کچھ انھیں دستیاب ہوگا وہ سب کچھ وہ اللہ کے راستے میں صرف کردیں گے وہ کم خور ہوں گے۔ عرب کا بادشاہ ان کا دشمن ہو جائے گا۔ وہ خدا کے دوست ہوں گے اور قادرِ دانا ان پر قرآن کے تیس روہیانہ (؟) یعنی سیپارے نازل کرے گا۔ جو شخص اس کتاب کی تعلیمات کے مطابق عمل کرے گا وہ خدا رسیدہ ہو جائے گا۔ اس زمانے میں اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہ ہوگا۔ یہاں تک بیاس کا بیان تھا۔

اس کے بعد مہادیو نے پھر کہا۔" اے پاروتی!

مہامت گزشتہ تمام عبادتوں اور قوانین کو منسوخ کرکے اپنی شریعت جاری کریں گے اور تمام خلقت کو اپنی شریعت کی تعلیم دیں گے۔ وہ ایسی کوشش کریں گے کہ تمام دنیا کو اپنے رنگ میں ڈھال لیں۔ رفتہ رفتہ بے شمار لوگ ان کے دین میں داخل ہو جائیں گے اور ان میں سے بیشتر خدا رسیدہ ہوں گے۔ جس طرح کہ شاکَ نے سنہ لکھا ہے، اُسی طرح کلجگ کے زمانے کی کتابوں میں وہ سنہ لکھیں گے۔ اے پاروتی!" مہامت کی منکوحہ سے جو بھی لڑکا پیدا ہوگا تو قادرِ مطلق کے حکم سے وکید (؟) نامی گندھرب یعنی فرشتہ ان کی جانیں قبض کرے گا اور انھیں آسمان پر لے جائیگا۔ دہست (؟) نامی یم یعنی قابض الارواح کا اُن کی متبرک جانوں تک گذر تک حاصل نہ ہو سکے گا۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ مہامت کے ہاں ایک لڑکی پیدا کرے گا جو ہزار لڑکوں سے برتر ہوگی۔ وہ بہت حسین و بے مثل ہوگی اور عبادت الٰہی میں منہمک رہے گی۔ دروغ اس کی زبان پر کبھی نہ آئے گا اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک و مبرّا ہوگی۔ اپنے والد کے توسط سے وہ مقرّب درگاہِ الٰہی ہوگی۔ قادرِ مطلق مہامت کی بیٹی کو سعادتمند دو بیٹے عطا کرے گا۔ وہ دونوں خوبرو باہمت اور محبوب الٰہی ہوں گے۔ وہ بے حد قوی، صاحبِ عرفان، بہادر اور نیک کاموں میں بے نظیر ہوں گے۔ ان کے بعد قادرِ مطلق بیچوں صوری اور معنوی اعتبار سے ان کی طرح دوسرے لڑکے پیدا نہ کرے گا۔ مہامت کے نواسے ان کے جانشیں ہوں گے اور یہ حدیث اس واقعہ کی طرف

اشارہ کرتی ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللہَ جَعَلَ ذریۃ کُلِّ شَیئٍ فیہ صلب وَجَعَلَ ذُریتہ فی صُلب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہُ۔ کذا فی المشکوٰۃ

[نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی ذریّت بنائی ہے جس میں اس کی نسل ہوتی ہے اور اس کی اپنی ذریّت کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صلب میں بنایا۔ ایسا ہی مشکوٰۃ میں آیا ہے]

پھر اُن سے بہت سی اولادیں پیدا ہوں گی۔ روز بروز دینِ محمدی کو روشن کریں گے۔ مہامت نہ صرف اپنی تمام قوم بلکہ اپنی بیٹی کے مقابلے میں اُن دونوں نواسوں کو زیادہ عزیز رکھیں گے۔ وہ دونوں لڑکے دینِ محمدی میں کامل ہوں گے۔ وہ حظِ نفس کے لئے کوئی کام نہ کریں گے۔ اُن کے تمام اعمال و افعال قادرِ مطلق کی مرضی کے مطابق ہوں گے اور وہ ہمیشہ خداوند تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کوشاں رہیں گے۔ ہر ایک نامراد و نادار کے حالات کو بڑے غور و خوض سے سماعت کریں گے اور ان کی مُرادوں کو بار آور کریں گے۔ اے پاروتی! مہامت کی رحلت کے چند سال بعد اُن کے دونوں نواسوں پر اس قوم کے بعض حرام زادے ظلم و ستم کر کے دنیاوی عظمت حاصل کرنے کی غرض سے اُنھیں قتل کر ڈالیں گے۔ ان کے قتل ہو جانے کے باعث ساری روئے زمین ایسی ہو جائے گی جیسے کہ بلا سر کے دھڑ۔ اُن کے قاتل ملیچھ یعنی مرتد و ملحد ہو جائیں گے۔ تمام دین و دنیا میں اُن کا شمار مردودوں میں ہوگا۔ ان کے باطن میں مہامت کے لئے کوئی خلوص باقی نہ رہے گا۔ بظاہر تو وہ لوگ دینِ محمدی کے پیرو ہوں گے اور شدہ شدہ بہت سے دوسرے لوگ بھی ان کے ہم نوا ہو جائیں گے۔ اور وہ لوگ اس راہِ روشن کے مخالف ہو جائیں گے جس پر مہامت کی اولاد گامزن تھی۔ اور دشمنی کی وجہ سے ان کی مخالفت کریں گے۔ کچھ ہی لوگ مہامت کی اولاد کی پیروی کرتے رہیں گے۔ اس کے برعکس بیشتر لوگ قاتلوں کی قوم کے مطابق عمل کرتے رہیں گے اور بظاہر مہامت کے عاشقوں میں ان کا شمار ہوگا۔ کلجگ

کے زمانے میں اس قوم کی تعداد میں بڑا اضافہ ہو جائے گا۔ اور وہ لوگ تمام دنیا میں فساد برپا کریں اے پاروتی اس وقت خداوند تعالیٰ مہامت کے دین کی مدد کے لیے ایک کامل شخص کو بھیجے گا۔ تمام روئے زمین کو وہ اپنے تصرف میں کر کے اکثر منافقین کو قتل کر دے گا۔ بعدازیں اپنے اعمال پر نادم ہو کر وہ لوگ راہِ راست پہ آجائیں گے۔ اس کے بعد اس راہِ روشن کو احیاء ہو گا جس راستے کو مہامت اور ان کی اولاد نے بتایا تھا۔ اور مشرق تا مغرب کوئی بھی ایسا شخص نہ رہے گا جو اس راستے کی خلاف ورزی کرے۔ جو راستہ مہامت اور اُن کے بیٹوں کا تھا۔ اُس وقت وہ انسانِ کامل ہر چند اس بات کا پتہ لگائے گا لیکن کہیں بھی کسی کافر اور منافق کا پتہ نہ چلے گا۔ تمام دنیا کے انسان دینِ مہامت کا اتباع کرنے لگیں گے۔ کلجگ کے آخری زمانے میں اُن کے دین کا مکمل طور پر غلبہ ہو جائے گا جس کا قادرِ مطلق نے اتھروید یعنی کتابِ چہارم میں حکم دیا تھا۔ مہامت کے پیرو اس شریعت پر پوری طرح سے عمل کرنے لگیں گے اور مرتبۂ کمال کو حاصل کر لیں گے۔ اے پاروتی۔ ہر چند وہ لوگ پایۂ کمال پہ پہنچ جائیں گے لیکن اُن کا زوال پھر بھی دور نہ ہو گا۔ اس کے بعد وہ مردِ کامل پوشیدہ ہو جائے گا۔ دنیا دوسرا رنگ اختیار کرے گی اور ہر جگہ خلل فساد رونما ہو جائے گا۔ کوئی بھی شخص اپنی ماں اور بہن کو نہ پہچانے گا اور انسان حیوانات کی زندگی اختیار کر لیں گے۔ اُس زمانے میں زمین یہ فریاد کرے گی کہ یا الٰہی میں ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ سے ہلاک ہو رہی ہوں مجھے نجات عطا فرمائیے۔ اے پاروتی اس فریاد کو سن کر قادرِ قہار زمین کی مناجات کو قبول کر لیں گے۔ سنبھل نامی مقام میں رہنے والے ایک کافر زنّار دار برہمن کے گھر سے قہاری کی صفت سے متصف ایک کلکی اوتار (कल्कि अवतार) ظاہر ہو گا۔ اس وقت زمین و آسمان حرکت میں آجائیں گے اور تیز و تند ہوا چلنے لگے گی۔ خلقت پر قیامت آجائے گی روئے زمین کے تمام موجودات معدوم ہو جائیں گے۔ دنیا میں تاریکی چھا جائیگی اور کچھ عرصے دنیا خراب اور ویران رہے گی۔ اُسی زمانے میں قادرِ مطلق آدم کو مع اُن کی قوم کے دوبارہ زندہ کریں گے۔ جب سب لوگ زندہ ہو جائیں گے تو قادرِ مطلق مہامت کی بیٹی سے کہیں گے "اپنے بیٹوں کے لئے تم نے جو فریاد کی تھی اس وقت وہ تمہارے دونوں بیٹے موجود ہیں اُن کو اپنے ساتھ لو اور بہشت میں چلی جاؤ"۔ اپنے بیٹوں سے مل کر وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا پھر

حکم ہوگا" اے مہامت کی بیٹی! تمہاری کیا خواہش ہے؟ اس کو بیان کرو۔ لہٰذا مہامت کی بیٹی اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں گی اور کہیں گی " یا خداوندِ عالم جس کسی نے بھی محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھا ہے اُن سب لوگوں کو بخش دے" قادرِ کریم۔ مہربان ہوکر فرمائیں گے۔ "مسلمانوں کی جماعت کو میں نے بخش دیا۔ مہامت کی بیٹی یعنی حضرت فاطمہ مع اپنے بیٹوں کے سربسجود ہو جائیں گی اور تمام مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کر سُورگ ([illegible]) یعنی بہشت میں چلی جائیں گی۔ اس طرح ان کے دور کا خاتمہ ہو جائے گا اور کلجگ کا دور ختم ہو جائے گا۔ یہ بیان مہادیو کا تھا جس کو پاربتی نے بیان کیا۔ واللہ اعلم بالصواب (اللہ ہی حقیقتِ حال کو جانتا ہے)

غرضکہ مہادیو کے ان بیانات سے تناسخ کی تردید ہوتی ہے کیوں کہ تناسخ میں تسلسل لازم آتا ہے۔ اور یہاں ایک دور کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

اس قوم (ہندوؤں) کے بعض متکلمین اپنی کوتاہ علمی کے سبب سے تناسخ کے اصول میں عقیدہ رکھتے ہیں۔ بیاس نے جو اس قوم کے مقتدا تھے، دلائل اور براہین کے ذریعہ عقیدۂ تناسخ کی تردید کی ہے اور دوسرے رشی بھی اس بات پر اتفاق کرتے ہیں۔ اس لیے ان تینوں شلوکوں کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

شلوک اول: نسخہ ہشتم اوتار ([illegible]) یعنی اُس سے تناسخ کا اصول ثابت ہوتا ہے اور اس اصول کی تائید میں یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ جس طرح تمام دنیا میں ایک بادشاہ ہوتا ہے، دوسرا غریب ہوتا ہے۔ ایک شخص اندھا ہوتا ہے اور دوسرا کوئی لنگڑا۔ کوئی عاجز اور کوئی قادر ہوتا ہے۔ لہٰذا ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر وہ فرد جو دنیا میں نیک اعمال کرتا ہے اُنہی اعمال کی مناسبت سے دوسری مرتبہ ایک اوتار کی صورت میں جنم لیتا ہے۔ ورنہ خداوند تعالیٰ پر ظالم ہونے کا الزام لازم آتا ہے کہ بلا وجہ ایک کو وہ بادشاہ بناتا ہے اور دوسرے کو عاجز اور ناچار۔ شنکر اچاریہ نے بیاس کی اس تکرار کو بطور دلیل پیش کر کے عقیدۂ تناسخ کی تردید کی ہے۔ چنانچہ اُن کا بیان ہے کہ اوتار نہیں ہوتے ہیں اور اس بات کا جواب یوں دیتے ہیں کہ خدا قادر اور حکمت

والا ہے۔ جو وہ چاہتا ہے ویسا ہی کرتا ہے۔ کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے ہو کہ ایک بڑھئی درخت کی لکڑی سے بادشاہ کے لیے تخت اور غریب کے دروازے کے لیے تختہ بناتا ہے چنانچہ ایک کمہار ایک ہی قسم کی مٹی سے بادشاہ کے لیے کوزہ اور فقیر کے لیے کاسۂ گدائی بناتا ہے۔ لہٰذا اس لکڑی اور مٹی سے کون سی نیکی یا بدی سرزد ہوئی تھی کہ انھیں اس کا اجر عطا کیا گیا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ابتداء میں جب مخلوق کا وجود نہ تھا انھوں نے کون سی نیکی یا بدی کی تھی کہ ایک نے انسان، دوسرے نے حیوان اور تیسرے نے فرشتہ کی صورت اختیار کی۔ لہٰذا اس بات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اصولِ تناسخ کے معتقد اپنے عقیدے کے بارے میں واضح طور پر علم نہیں رکھتے۔

شلوک دوم۔ کیولا ادویت (केवलाद्वैत) میں ڈناچاریہ نے جیمنی کے بیان کی تردید کی ہے۔ جیمنی کا قول ہے کہ ہم لوگ خالق کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ روح کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات نہیں ہے۔ روح کو کوئی پیدا نہیں کرتا ہے وہ خود بخود آتی ہے اور خود بخود چلی جاتی ہے اودیناچاریہ اس قول کی تردید کرتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ "تم خود ہی آتما اور پرم آتما کہتے ہو" لہٰذا آتما سے مراد روح ہے اور پرم آتما سے مراد وہ خدا ہے جو ازل سے باقی ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ دنیا میں جو کوئی بھی چیز پائی جاتی ہے، بظاہر وہ کسی نہ کسی چیز سے جنم لیتی ہے اور مجھ میں اور تم میں اس بات کی قدرت نہیں ہے کہ تمام دنیا کو یا اپنے کو خود بخود پیدا کریں اور اگر تم یہ کہو کہ تمام اشیاء خود بخود پیدا ہو جاتی ہیں تو یہ سب باتیں بے بنیاد ہیں۔ کیوں کہ اگر وہ سب چیزیں خود بخود پیدا ہو جائیں تو کسی بھی شے میں کسی بھی قسم کی تبدیلی رونما نہ ہوتی۔ ہر چیز اپنی اصلی حالت ہی میں رہتی اور تغیر پذیر نہیں ہوتی ہے جب اُن میں تبدیلی وقوع پذیر ہوتی ہے اور معدوم ہوتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا خالق ہے جو اُن سب چیزوں کو پیدا کرتا ہے اور نیست و نابود کرتا ہے۔ اور اگر تم یہ بات کہو کہ یہ تغیر و تبدل از راہِ گردشِ زمانہ ہوتا تو میں کہوں گا کہ جو شخص تخلیق کرتا ہے اور معدوم کرتا ہے تو اُسے قدرت اور علم وغیرہ حاصل ہونا چاہیئے۔ اگر زمانہ میں یہ قدرت اور صفت نہیں پائی جاتی ہے تو وہ کیسے خالق ہو سکتا ہے۔ اگر وہ خالق ہے تو تم نے اس کے نام میں غلطی کی۔ ہم سب لوگ اُسے

خالق کہتے ہیں۔ تم اُسے زمانہ کہتے ہو اور ایسا ہی تصور کرتے ہو۔ اس لیے اس بات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوتار نہیں ہوتا ہے۔

شلوک سوم۔ ویدانت کے چرن سوم (حصۂ سوم) میں جیسپال[1]، رشیوی اور بیاس کا یہ قول پایا جاتا ہے کہ جیمنی و گوتم کا بیان یہ ہے کہ وہ لوگ اصولِ تناسخ میں عقیدہ رکھتے ہیں اور اس طرح سے وہ اپنی حیثیت کو اوتار ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسی وہم کی وجہ سے لوگوں نے عقیدۂ تناسخ اختیار کر لیا ہے۔ جیسپال (کپل) اور بیاس کا کہنا ہے کہ ان لوگوں نے اس بات کو غلط سمجھا ہے کیوں کہ نیکی و بدی کا اجر سورگ اور نرک یعنی بہشت اور دوزخ کی صورت میں دوسری دنیا میں ملے گا۔ دراصل وہ اجر اسی دنیا میں مل جاتا ہے۔ بدیں صورت اُن روحوں کو دوسرے قالب میں دوبارہ دنیا میں آنے کی کیوں کر ضرورت پڑتی ہوگی۔ یہ یقینی امر ہے کہ نیکی اور بدی کا بدلہ جنت اور دوزخ کی صورت میں ملتا ہے۔ جب ان اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں مل گیا تو تخم منقطع ہو جاتا ہے اور بلا تخم کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی ہے۔ ان دلائل کی روشنی میں عقیدۂ تناسخ کی تردید ہوتی ہے ان کی قوم میں بیاس اور جیسپال (کپل) مجتہد کی حیثیت رکھتے ہیں اور راہِ سلوک کے مالک تھے جیمنی اور گوتم دانشور فلسفی تھے۔ انھوں نے دوسرا راستہ اختیار کر لیا تھا اور افلاطون فلسفی گوتم ہندی کے شاگرد تھے۔ الغرض میں پھر اپنے اصلی مباحث کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

سُوت اور شُونک نے بشست سے یہ سوال کیا کہ مہادیو اور پاروتی نے آدم کی پیدائش کے بارے میں جو کچھ کہا تھا کیا آپ اس بات کو جانتے تھے یا یہ کہ آدم اور ان کی اولاد کی ولادت آپ کے زمانے میں ہوئی تھی۔ مہادیو نے جس طرح ان کی ولادت کے متعلق پیشین گوئی کی تھی کیا اُسی طرح ان کا جنم ہوا تھا یا اس میں کسی قسم کا فرق آیا تھا؟" بشست نے جواب دیا:

تم لوگوں نے ابھی تک مرتبہ عرفان حاصل نہیں کیا ہے کیوں کہ تم لوگ بھی اسی لوک میں تھے یعنی اسی دنیا میں تھے اور میں بھی تھا۔ وہ لوگ ہماری اور تمہاری موجودگی میں پیدا ہوئے ہیں۔ اسی لیے ہم

---

[1] کپل

لوگ کس طرح اس فرق کو دیکھ پاتے۔" انھوں نے پھر سوالات کیے۔ اور اُن سے مہادیو کی روایت بیان کرنے کی درخواست کی۔ انھوں نے کہا:" اے عزیزو! مہادیو نے پیدائش کی حقیقت کو بذاتِ خود بیان نہیں کیا ہے بلکہ انھوں نے سورگ یعنی بہشت میں جو کچھ لکھا دیکھا ہے اس بات کو بیان کیا ہے۔ اس لیے فرق کس طرح وقوع پذیر ہو سکتا ہے لیکن چوں کہ تم لوگوں کو اُن کلمات کے سُننے کا اشتیاق تھا۔ بدیں وجہ میں چند دوسری باتیں بھی کہتا ہوں۔ کان لگا کر سنو۔" قادرِ مطلق نے جب آدم صفی کو پیدا کر کے انھیں بہشت کے لباس سے ملبوس کیا تو تمام مخلوق نے انھیں سجدہ کیا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ تمام خلقت آدم کے اردگرد کھڑی تھی عالمِ غیب سے یہ آواز آئی کہ "میں نے تمام روئے زمین کو آدم کے حوالے کر دیا اور روئے زمین پر تم لوگوں کا کوئی دخل باقی نہ رہا۔ اس پہاڑ یا جنگل میں تمہارے لیے جگہ ہے جو جزیرہ میں واقع ہے۔ اس لیے اس ندا کو سُن کر بعض دیوتا آسمان پر گئے اور مہادیو پاروتی کو ساتھ لے کر کوہِ کیلاش پر چلے گئے اور عیش و عشرت میں مصروف ہو گئے۔ اکثر دیشتر رشی لوگ اور وہ لوگ جو صاحبِ فہم تھے، زمین چھوڑ کر پہاڑوں پر چلے گئے۔ چوں کہ اسی قوم کا بادشاہ اور دوسری مخلوق روئے زمین پر آباد تھی اس لیے یکایک کہاں جاتے۔ آدم کی اولاد اس کثرت سے بڑھی کہ انھوں نے جنوں کی قوم کو علیحدہ کر دیا اور ان کی جگہ پر خود آباد ہو گئے۔ جب آدم کی اولاد نے زیادہ بیباکی سے کام لیا تو جنوں کے بادشاہ نے اپنی قوم سے کہا کہ انھیں اپنے مُلک پر قبضہ حاصل نہ کرنے دیں۔ اس لیے جنوں کی قوم غالب آ گئی اور انھیں مغلوب کر لیا۔ اس زمانے میں آدم کے بعض لڑکوں نے جو اپنی ریاضت کی بنا پر مقربِ درگاہِ الٰہی ہو چکے تھے، جنوں کے مظالم سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ سے اس بات کی شکایت کی۔ قادرِ مطلق نے اُن کی دعا قبول فرمالی۔ نارد کے لیے حکم ہوا کہ وہ روئے زمین پر جا کر جنوں وغیرہ کی قوم سے یہ بات کہے کہ "میں نے آدم کے بیٹوں کو تمام سرزمین عطا کر دی ہے۔ میں نے اس شریعت کو منسوخ کر دیا ہے جو میں نے تینوں دیدوں کے ذریعہ عطا کی تھی۔ اب نہ تو تمہاری عبادت اور نہ تمہارے سلوک کا اثر روئے زمین پر ہوگا۔ اب بلاوجہ تم لوگ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ وہ زمین جو بڑے پہاڑوں اور دریاؤں پر مشتمل ہے وہ میں

نے تمہیں عطا کی۔ تمہاری شریعت میں گائے کی پرستش عبادت تھی میں نے انھیں (اولادِ آدم) کو حکم دیا کہ وہ گائے ذبح کریں اور کھائیں۔ گاؤ کشی دیکھ کر تمہیں جسمانی اذیت پہونچے گی۔ تمہاری فلاح وبہبود کا انحصار اس بات پر ہے کہ تم اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو پہاڑ سمیر پر چلے جاؤ یا عارضی زندگی کو ترک کردو اور افلاک پر آ کر عالمِ ارواح میں رہنے لگو۔ فی الحال تم لوگ روئے زمین کی لالچ اپنے دل سے نکال دو تاکہ تینوں ادوار یعنی ستجگ، ترتیا اور دواپر پر تمہارا عمل ودخل باقی رہے اس وقت کلجگ کا دور آ گیا ہے، روئے زمین پر تمہارا قیام باعثِ خرابی وہلاکت ہے۔ اس لیے نارد نے استدعا کی کہ "یا الٰہی میں حسب الحکم روئے زمین پر جاتا ہوں اور اس قوم کو آپ کا حکم پہونچائے دیتا ہوں۔ لیکن وہاں جانا معصیت میں ملوث ہونا ہے۔ اس لئے آپ میرے احوال سے باخبر رہیں تاکہ میں گناہ کا مرتکب نہ ہوں۔" اس وقت قادرِ مطلق کا ارشاد ہوا۔ "تم خاطر جمع ہو کر جاؤ، جس طرح کمل نامی پھول پانی میں رہتا ہے تاہم اس پر پانی کا اثر نہیں ہوتا، اسی طرح میں اس لوک (دنیا) میں تمہاری نگرانی کروں گا۔ اس لوک کا تم پر کوئی اثر نہ ہوگا۔" لہٰذا روئے زمین پر اتر کر نارد نے اس قوم کے بزرگوں، دیوتاؤں اور جنوں کو محولا بالا پیغام پہونچایا اور ان سے کہا کہ "تم لوگ اگر پروردگار کے حکم سے روگردانی کروگے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ تمہاری بھلائی اسی بات میں ہے کہ اس لوک سے چلے جاؤ۔ ورنہ کشن نامی شخص کو قادرِ مطلق اپنی صفات سے متصف کر کے تمہاری قوم میں پیدا کرے گا جو تمہاری ہلاکت کا باعث ہوگا۔ بدیں وجہ روئے زمین پر تمہارا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔" بیس سال کی مدت تک نارد اس پیغام کا اس لوک میں پرچار کرتے رہے۔ ان کلمات کو سن کر تمام دیوتا روئے زمین سے کنارہ کش ہو کر کیلاش پہاڑ پر چلے گئے جہاں انھوں نے مہادیو سے درخواست کی کہ "وہ لوگ قادرِ قہار کے حکم کے مطابق روئے زمین کو چھوڑ کر یہاں چلے آئے ہیں۔ اب آپ جہاں کے لیے حکم دیں، وہیں ہم سکونت اختیار کرلیں۔ قادرِ مطلق کی عبادت میں مشغول ہو جائیں۔" اس موقع پر مہادیو نے جواب دیا۔ "کیلاش پہاڑ کے حصے میں میں رہتا ہوں ابھی دو حصے خالی ہیں، تم لوگ ان میں استقامت کرو اور عبادت میں لگ جاؤ۔" سارے دیوتا

کیلاش کے اُن حصوں میں چلے گئے - اللہ کی قدرت سے مذکورہ مقام اُن کے لیے آبِ حیات کے مثل ثابت ہوا - یہاں تک لشست کی گفتگو کا ذکر تھا -

بیاس پھر کہتے ہیں کہ جب جنوں کی اس قوم کے رِشیوں یعنی عابد بزرگوں نے لشست کی زبانی یہ بات سُنی کہ قادرِ مطلق کے حکم سے دیوتا لوگ روئے زمین چھوڑ کر کیلاش پہاڑ پر چلے گئے تو انھیں اس بابت کو سُن کر حیرت ہوئی - تمام کامل لوگ جمع ہوئے اور نیمی سار ([illegible]) کے مقام پر آکر سُوت اور شونک سے التجا کی - " ہماری قوم میں آپ ہی بزرگ ہیں، چاروں ویدوں کا آپ کو گیان حاصل ہے اور قادرِ مطلق کی مرضی سے بھی واقف ہیں آپ جو کچھ فرمائیں گے ہم لوگ انہی باتوں پر عمل کریں گے - لہٰذا سُوت اور شونک نے فرمایا - " چند دنوں اور توقف کرو کیوں کہ دواپر کے دور کے ختم ہونے میں ابھی چند دن اور باقی رہ گئے ہیں - جس وقت کلجگ کا دور شروع ہوگا تو اس عارضی زندگی کو ہم خود ترک کر دیں گے اور تم لوگ بھی ترک کر دینا - کیوں کہ اس لوک میں ہم لوگ ہرگز نہیں رہ سکتے - اور ظاہری لوک کے تجنے کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے اس کے چند سالوں کے بعد وہ تمام راکھشس، سُوت، اور شونک کے ساتھ غائب ہو گئے ولیکن بعض جِن مثلاً ارجن، کنس، سِسُپال، جرا سندہ، بجرناتھ - کیبستے (؟) وغیرہ نے، جو بڑے راجا تھے اپنے گھمنڈ میں اس ملک کو چھوڑا - اور دنیا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کر کے انواع واقسام کے فساد اس ملک میں پیدا کر دیئے - اُن مغرور لوگوں میں بیشتر ہندوستانی تھے - آدم کی اولاد نے دوسرے ملک پر تصرف حاصل کر لیا تھا لیکن متذکرہ جِنوں کے زور و تشدّد کی بنا پر ہندوستان پر قبضہ نہیں کر پا رہے تھے - واقعہ حال کو دیکھ کر نارد نے آسمان پر واپس جا کر قادرِ مطلق کے حضور میں عرض کیا - ان کے ساتھ لشست بھی آسمان پر گئے - اس زمانے میں قادرِ مطلق کی مرضی کے مطابق کنس نامی دیو کی بہن دیوکی کے حمل قرار پایا، اور کشن کا باپ باسدیو دیوتاء عنصری کی حیثیت رکھتا تھا - کنس ایک ظالم و جابر بادشاہ تھا اور متھرا اس کا مستقر تھا - اپنی بہادری اور لشکری قوت کے زور پر اس نے ہندوستان کے تمام راجاؤں کو اپنا مطیع بنا لیا تھا - اور طرح

طرح کے فساد برپا کرتا رہتا اور سرکشی کرتا تھا۔ اس کے مظالم سے عاجز آکر لوگوں نے اُس قوم کے تمام کامل افراد سے رجوع کیا۔ انہوں نے اُنھیں مژدہ سُنایا کہ خاطر جمع رکھو! دیوکی کے بطن سے کشن نامی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ کنس کو ہلاک کر دے گا۔ بعض نجومیوں نے اُس مفسد کو اس بات کی پیشین گوئی کر دی تھی کہ دیوکی کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہوگا وہی اس کا قاتل ہوگا۔

بدیں وجہ دیوکی کے بطن سے جو لڑکا تولد ہوتا وہ اُسے قتل کروا دیا کرتا۔ چناں چہ یہ قصہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ کرشن کے قتل کرنے کا اس نے بہت تصد کیا لیکن قادرِ مطلق نے اُسے محفوظ رکھا اور چند دنوں کے بعد کشن نے کنس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ کنس کے اس واقعہ کی خبر سُن کر جرا سندھ (کنس کا خسر تھا) نے دوسرے راجاؤں کو اپنے ساتھ لے کر متھرا آکر کشن پر لشکر کشی کر دی۔ کشن اُنھیں بھی پسپا کرنے میں کامیاب ہوا۔ انہوں نے کالے جمن (یعنی جمشید) کو ساتھ لے کر دوبارہ کشن پر چڑھائی کر دی۔ حملہ آور سے مقابلہ کرنے کو دوراز مصلحت سمجھ کر کشن تمام لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا کی طرف چلا گیا اور سب قبیلوں کو وہاں چھوڑ کر تنِ تنہا کالے جمن کے پاس آیا اور اُسے دھوکا دے کر جادو کے زور سے مار ڈالا۔ اس کے تمام مال و اسباب اور خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ واپس جا کر دوارکا میں سکونت پذیر ہو گیا۔ تھوڑی سی مدت کے بعد جرا سندھ و بجر ناتھ اور دوسرے دیوتاؤں اور بڑے راجاؤں کو ہلاک کر دیا جو جنوں کے قوم سے تھے۔

قادرِ دانا نے خود کو اپنی قدرتِ کاملہ سے کشن کے روپ میں ظاہر کیا تھا اس لئے کوئی بھی فرد اس پر فتح نہ پا سکا۔ کامروپ نامی ملک میں کرودر نامی (भौमासुर) ایک بڑا راجا صاحبِ جاہ و حشم تھا۔ اس ملک کے راجاؤں کی اٹھارہ ہزار لڑکیاں ظلم و تشدد کے ذریعہ اس نے اپنے قبضہ میں کر لی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشن نے گرڈ در (गरुड़) پر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ آخر کار اُسے قتل کر کے اُن اٹھارہ ہزار لڑکیوں کو مع بے شمار اموال و خزائن پر قبضہ کر کے ان کے ساتھ عیش کی زندگی گذارنے لگے۔ اس کے بعد کوروؤں اور پانڈوؤں

میں مہابھارت کی جنگ عظیم کروائی۔ کورو ایک سو ایک تھے۔ چوں کہ کرشن، پانڈوؤں کا ساتھ دے رہے تھے اس لئے کوروؤں کے ساتھ جو چند لاکھ افراد تھے اُن کا قلع قمع ہوگیا۔ اس کے بعد کرشن نے پانڈوؤں کو وصیت کی کہ اشومیدھ یگ کریں۔ (گھوڑے کی قربانی) اس لئے فوجیں ساتھ لے کر انھوں نے تمام روئے زمین کا چکر لگایا۔ جہاں کہیں بھی انہوں نے کسی بڑے راجا کو حکومت کرتے پایا اُسے بھی اُنہوں نے مطیع کرلیا۔ جب کسی مقام پر مغرور لوگ باقی نہ رہے تو کرشن کی یہ خواہش ہوئی کہ اس لوک سے انتقال کرکے غائب ہوجائے۔ اُس وقت اُس نے ارجن، اُددھو اور اکرور کو بلاکر یہ وصیت کی کہ "زمانہ کلجگ آگیا ہے اور میں غائب ہونا چاہتا ہوں۔ پانڈو قبیلے کے تمام لوگ برف کے پہاڑ پر جاکر عارضی وجود تج دو اور اب ایسا وقت نہیں رہا ہے کہ تم لوگ روئے زمین پر قیام کرو۔" اور اددھو کو مخاطب کرکے کہا "کہ بدری کیدار پر جاکر عبادت حق میں مشغول ہوجاؤ۔" اور اکرور سے کہا "مان سرودر کے کنارے جاکر تم ذاتِ باری تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاؤ۔" اس کے بعد وہ کرشن غائب ہوگئے۔ ایک سو بیس سال اس لوک میں رہ کر پانڈوؤں نے جاکر اس پہاڑ پر جان دیدی۔ پانڈوؤں کی نسل کے بعض راجا روئے زمین پر ہی رہ گئے تھے۔ آدم کی اولاد نے جابجا سکونت اختیار کرلی۔ اور روز بدن ان کی طاقت میں اضافہ ہوتا رہا۔ آدم کی نسل کے بعض لوگوں نے جو اپنے بھائی کو قتل کرکے بھاگ گئے تھے یعنی قابیل نے بہت قوت حاصل کرلی اور ہندوستان پر حکومت کرنے لگا۔ جنوں کی بیٹیوں سے شادی کرلی اور اپنے والد کے نام نامی پر قنوج شہر آباد کیا۔ اس نے دیوؤں اور جنوں کے دین و مذہب کو اختیار کرلیا تھا۔ بید دن کو پڑھتے تھے اور آدم کے صحیفوں کے مطالعہ سے محروم رہے۔ کچھ مدت کے بعد جب ہمارے پیغمبر مہامت یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا وقت قریب آیا تو جنوں کے قوم کے جو لوگ روئے زمین پر رہ گئے تھے ان کی پیدائش اور تناسل کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ لہٰذا بدرجہ مجبوری انہوں نے آدم کی اولاد کو متبنیٰ کی صورت میں اختیار کرکے اُنھیں اپنا جانشین مقرر کردیا اور خود وہ لوگ غائب ہوگئے۔ اس طرح

ساری دنیا پر آدم کی اولاد کا قبضہ ہو گیا۔ حق تعالیٰ کی جو منشا تھی وہ وقوع پذیر ہوئی۔ قال اللہ تعالیٰ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ اللّٰہُ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۔ (اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جس بات کا ارادہ کرتا ہے اس کا حکم دیتا ہے) یہ آیت اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ بغرضکہ ہندوؤں کے اوضاع و اطوار سے جو کچھ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ آدم کی نسل سے تھے اور اب وہ لوگ اپنا سلسلۂ نسب جنوں کی قوم سے منسوب کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں محولا بالا گفتگو سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ اپنی جہالت کی بنا پر انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے حسب و نسب، دین و مذہب کو فراموش کر دیا ہے اور وہ لوگ خود اپنے آپ کو پہچاننے میں قاصر ہیں۔ قولہٗ تعالیٰ مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۔ (اللہ جس کو گمراہ کرتا ہے اس کو ہدایت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور جس کی ہدایت کرتا ہے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔)

بتوفیق الملک المنان تمام شد (اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ رسالہ مکمل ہوا)

حسب المقدور ذیل کے شلوک کے بارے میں تحقیق کی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع گائے تری سے ہے اور گائے تری عمدہ تحریر ہے اور یہ گائے تری برہمنوں کی تصنیف ہے۔ گیان گائے تری ہندوؤں کا وظیفہ ہے جسے وہ اسم اعظم کہتے ہیں۔

اُدُ آ بُھُو بُھُو شُہ تَتّ شَہ دِیہُر گُو دَیُوا اسدُّھَم دِیُو تَہ ہَر تایَمُ پُرُ پیَنُدَ آنَدُ آسِنُ جَتی نَامَہ نِہامَتْ (نام پیغمبر علیہ السلام) مُحَمّہ وِیگَۃَ [1]

---

[1] بعض ہندو عالموں سے میں نے محولہ بالا شلوک کے بارے میں تبادلۂ خیال کیا ہے۔ اور ان سے میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا وہ شلوک انہی الفاظ میں ہے جس طرح عبدالرحمن چشتی نے نقل کیا ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ شلوک صرف اتنا ہے اور اُسی کا ہندو وظیفہ کرتے ہیں:— "اُوم بھوہ بھُووہ سُھوتَتْ سوِے تُر ورینیم بھرگو دیو سیہ - دھی مہیہ دھیو یو نہ پرچودیاتْ" بقیہ حصے کا غالباً عبدالرحمن چشتی نے خود ہی اضافہ کر دیا ہے۔